



FEDERAL PUBLIC SERVICE COMMISSION
COMPETITIVE EXAMINATION-2024 FOR RECRUITMENT
TO POSTS IN BS-17 UNDER THE FEDERAL GOVERNMENT

Roll Number

URDU LITERATURE

TIME ALLOWED: THREE HOURS	PART-I (MCQS)	MAXIMUM MARKS = 20
PART-I(MCQS): MAXIMUM 30 MINUTES	PART-II	MAXIMUM MARKS = 80

- NOTE: (i)** Part-II is to be attempted on the separate **Answer Book**.
- (ii)** Attempt **ONLY FOUR** questions from **PART-II**. **ALL** questions carry **EQUAL** marks.
- (iii)** All the parts (if any) of each Question must be attempted at one place instead of at different places.
- (iv)** Candidate must write Q. No. in the Answer Book in accordance with Q. No. in the Q. Paper.
- (v)** No Page/Space be left blank between the answers. All the blank pages of Answer Book must be crossed.
- (vi)** Extra attempt of any question or any part of the attempted question will not be considered.



FEDERAL PUBLIC SERVICE COMMISSION
COMPETITIVE EXAMINATION-2024 FOR RECRUITMENT TO
POSTS IN BS-17 UNDER THE FEDERAL GOVERNMENT

Roll Number

URDU LITERATURE

TIME ALLOWED: THREE HOURS

PART-I (MCQs) : MAXIMUM 30 MINUTES

(PART-I MCQs)

MAXIMUM MARKS: 20

(PART-II)

MAXIMUM MARKS: 80

NOTE: (i) First attempt PART-I (MCQs) on separate OMR Answer Sheet which shall be taken back after 30 minutes.

(ii) Overwriting/cutting of the options/answers will not be given credit.

(iii) There is no negative marking. All MCQs must be attempted.

PART-I (MCQs) (COMPULSORY)

Q.1. (i) Select the best option/answer and fill in the appropriate Box ■ on the OMR Answer Sheet. (20x1=20)
(ii) Answers given anywhere else, other than OMR Answer Sheet, will not be considered.

1. مسرت کا شعی سے چلا جانے پر متحر ابدال۔ کس کا مشہور نعتیہ قصیدہ ہے؟
(A) امیر بینائی (B) مرزا فتح سودا (C) ابراہیم ذوق (D) محسن کا کوروی
2. "سلاش بھڑاس" کس کا ناول ہے؟
(A) بیلیہ ہاشمی (B) قرۃ العین حیدر (C) عصمت چغتائی (D) بانو قدسیہ
3. "گلشن بے خار" کس کا لکھا ہوا تذکرہ ہے؟
(A) قائم چاند پوری (B) غلام بھدانی مصحفی (C) مصطفیٰ خان شفیق (D) محمد حسین آزاد
4. "ادبہ شیخ اخبار" کے ایڈیٹر تھے۔
(A) شیخ عبد القادر (B) عبد العظیم شرر (C) وحید الدین سلیم (D) سید سجاد حسین
5. فیض احمد فیض کی کتاب "میزان" منف کے لحاظ سے کیا ہے؟
(A) مکتب (B) شاعری (C) خاکے (D) تنقید
6. "چچا چچن" کس کا تخلیق کیا ہوا مشہور کردار ہے؟
(A) اشرف مہجوتی (B) حفیظ جالندھری (C) امتیاز علی تاج (D) مرزا رسوا
7. غالب نے اپنے ایک خط میں اپنی کتاب "مہرشم روز" کا تذکرہ کیا ہے، اس کا موضوع کیا ہے؟
(A) تاریخ (B) شاعری (C) قواعد (D) سفر کا احوال
8. "سچ بٹے گراں مایہ" اور "ہم نساہت رفتہ" کی تصانیف ہیں۔
(A) الطاف حسین حالی (B) رشید احمد صدیقی (C) فرحت اللہ بیگ (D) پطرس بخاری
9. "نہ جھپڑے تکتہ باد بھاری راہ گ لپٹی" جیسے اشعار سوجھی ہیں ہم بے زار بیٹھے ہیں۔ یہ کس کا شعر ہے؟
(A) خواجہ میر درد (B) میر تقی میر (C) انشاء اللہ خان انشا (D) مصطفیٰ
10. "ھنس الہند"، "نیرنگ خیال" اور "در پار اکبری" کے مصنف ہیں۔
(A) سر سید احمد خان (B) عبد الجبار سالک (C) مولانا محمد حسین آزاد (D) شوکت بہزادری
11. پطرس بخاری کا اصل نام کیا تھا؟
(A) احمد شاہ (B) ولد ار شاہ (C) نذر محمد (D) محمد احمد
12. "گل بکاوی" کی داستان کو کس نے شعی کی شکل میں پیش کیا؟
(A) میر حسن (B) دیا شکر نسیم (C) حفیظ جالندھری (D) میر تقی میر
13. اردو کا پہلی سندھ میں تیار ہوا یہ نظریہ کس نے پیش کیا؟
(A) محمد حسین آزاد (B) سید سلیمان ندوی (C) نصیر الدین ہاشمی (D) شوکت بہزادری
14. آواز اجڑی ہوئی دلی میں آرامیہ ہے۔ گلشن دیکر میں حیرا ہوا خواہیہ ہے۔ اس شعر میں ہم نو اسے کون سی شخصیت مراد ہے؟
(A) غالب (B) گوشتے (C) میر حسن (D) قحاس آرٹلڈ
15. ملا وجہی کس دربار سے وابستہ تھے؟
(A) عادل شاہی (B) قطب شاہی (C) بہمنی (D) بیجا پوری
16. "تجسیم الکلام" کس کی تحریر ہے؟
(A) مولانا اشرف علی تھانوی (B) سر سید احمد خان (C) مولوی نذر احمد (D) وقار الملک
17. ایک۔ اے۔ او کا کس کا مخفف ہے؟
(A) محمد علی اورینٹل کالج (B) مسٹر آرٹلڈ اورینٹل کالج (C) محزون اینگو اورینٹل کالج (D) محمد احمد اورینٹل کالج
18. جان عالم کس مشہور داستان کا کردار ہے؟
(A) فسانہ عجائب (B) باغ و بہار (C) داستان امیر حمزہ (D) سب رس
19. "نور حیدر" کس مشہور شاعر کا دیوان ہے؟
(A) میر تقی میر (B) داغ دہلوی (C) مرزا غالب (D) مومن خان بچمن
20. "گوشتی والا کچھ" کس کا افسانوی مجموعہ ہے؟
(A) غلام عباس (B) عصمت چغتائی (C) علی عباس حسینی (D) کرشن چندر

- NOTE: (i)** Part-II is to be attempted on the separate Answer Book.
(ii) Attempt ALL questions.
(iii) All the parts (if any) of each Question must be attempted at one place instead of at different places.
(iv) Write Q. No. in the Answer Book in accordance with Q. No. in the Q. Paper.
(v) No Page/Space be left blank between the answers. All the blank pages of Answer Book must be crossed.
(vi) Extra attempt of any question or any part of the question will not be considered.

(16)

سوال نمبر 2۔ (الف) درج ذیل میں سے کسی ایک جزوی تشریح کیجئے اور شاعر کا نام بھی لکھیے۔

- (1) یوں اٹھے آہ اس گلی سے ہم
 جیسے کوئی جہاں سے اٹھتا ہے
 (2) غم نہیں ہوتا ہے آزادوں کو بیش ازیک نفس
 برق سے کرتے ہیں روشن شمع نام خانہ ہم
 (3) حال دل ہم بھی سناتے لیکن
 جب وہ رخصت ہوا تب یاد آیا
 (4) بلا سے ہم نے نہ دیکھا تو اور دیکھیں گے
 فردغ گلشن و صوت ہزار کا موسم

جز دوم

مندرجہ ذیل بند کی تشریح کیجئے۔ شاعر اور نظم کا حوالہ بھی دیجیے:

ہو صداقت کے لیے جس دل میں مرنے کی تڑپ
 پہلے اپنے پیکر خاکی میں جاں پیدا کرے
 پھونک ڈالے یہ زمین و آسمان مستعار
 اور خاکستر سے آپ اپنا جہاں پیدا کرے
 زندگی کی قوت پنہاں کو کر دے آشکار
 تاپہ چنگاری فردغ جاوداں پیدا کرے
 خاک مشرق پر چمک جائے مثال آفتاب
 تابہ خشاں پھر وہی لعل مگر الٰہ پیدا کرے

(9)

مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک کا جواب لکھیے۔

(ب)

آپ کے خیال میں وہ کیا خصوصیات ہیں جو غالب کے دیوان کو عالمی ادب کا عالیہ کا حصہ بناتی ہیں۔ تحریر کیجیے۔

یا

کیا ناصر کاظمی کی غزل پر میر کا اثر نظر آتا ہے؟ "برگ" نے "کوہ نظر" رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

(15)

سوال نمبر 3۔ (الف) احمد ندیم قاسمی کے افسانوں کے مجموعے "سپاس کے پھول" کا تنقیدی جائزہ لیجیے۔

یا

سیرت نگاری کے فن پر روشنی ڈالتے ہوئے شبلی نعمانی کی سیرت نگاری کا جائزہ لیجیے۔

(10)

درج ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح کیجئے۔ مصنف اور کتاب یا مضمون کا حوالہ بھی دیجیے۔

(ب)

نیکی کیا ہے اور بڑا آدمی کسے کہتے ہیں۔ ہر شخص میں قدرت نے کوئی نہ کوئی صلاحیت رکھی ہے۔ اس صلاحیت کو درجہ کمال تک پہنچانے میں ساری نیکی اور بڑائی ہے۔ درجہ کمال تک نہ کبھی کوئی پہنچا ہے نہ پہنچ سکتا ہے۔ لیکن وہاں تک پہنچنے کی کوشش ہی میں انسان انسان بنتا ہے۔ یہ سمجھو کندن ہو جاتا ہے۔ حساب کے دن جب اعمال کی جانچ پڑتال ہوگی خدا یہ نہیں پوچھے گا کہ تو نے کتنی اور کس کی پوجا پاٹ یا عبادت کی۔ وہ کسی کی عبادت کا محتاج نہیں۔ وہ پوچھے گا تو یہ پوچھے گا کہ میں نے جو استعداد تجھ میں ودیعت کی تھی اُسے کمال تک پہنچانے اور اُس سے کام لینے میں تو نے کیا کیا اور خلق اللہ کو اس سے کیا فیض پہنچایا۔

یا

بچی کے گھر کھڑے توڑنے یا اس پر بار پڑنے کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ کانپور میں کبھی اس کے ہاں کھڑے کھڑے ایک گلاس پانی بھی پیتے تو ہاتھ پر پانچ دس روپے رکھ دیتے۔ لیکن اب؟ صبح سر جھکائے ناشتہ کر کے نکلے تو دن بھر خاک چھان کر مغرب سے ذرا پہلے لوٹتے۔ کھانے کے وقت کہہ دیتے کہ ایرانی ہوٹل میں کھا آ یا ہوں۔ جوتے انہوں نے ہمیشہ رجم بخش جفت ساز سے بنوائے، اس لئے کہ اس کے بنائے ہوئے جوتے چراتے بہت تھے۔ ان جوتوں کے تلے اب اتنے گیس گئے تھے کہ چرچانے کے لائق نہ رہے۔ بیروں میں ٹھیکیں پڑ گئیں۔ شیر و انیاں ڈھیلی ہو گئیں۔ بیمار بیوی رات کو درد سے کراہ بھی نہیں سکتی تھی کہ سہ چیلنے والوں کی نیند خراب ہونے کا اندیشہ تھا۔ ملل کے کرتوں کی نکھنوی کڑھائی میل میں چھپ چکی۔ چٹائیں نکلنے کے بعد آستینیں اٹھایوں سے ایک ایک بانٹ نیچے لٹکی رہتیں۔ خضابی مومچوں کا بل تو نہیں گیا، لیکن صرف بل کھائی ہوئی نوکیں سیاہ رہ گئیں۔

شعور کی رو کا تصور امریکی ماہر نفسیات جیمز ولیم کی عطا ہے۔ جیمز ولیم نے معروض کو تجربے کا عکس قرار دیا اور موضوع اور معروض کے درمیان ایسا تلازماتی رشتہ تلاش کیا جو کسی منطقی ربط کے بغیر زندگی بھر قائم رہتا ہے۔ انسان گفتگو کے ذریعے اس کا کچھ حصہ ظاہر کر دیتا ہے لیکن زیادہ حصہ زیر سطح گم رہتا ہے۔ نفسیات کے ماہرین نے اس گم شدہ حصے کو اہم تصور کیا اور اس کی متحرک قوت سے بیش قیمت نتائج اخذ کئے۔

آزاد تلازمہ خیال فکری رجحان نہیں بلکہ ایک نفسیاتی کیفیت ہے۔ چنانچہ اس تحریک میں منظر اور پیش منظر کا پھیلاؤ زیادہ ہے اور وقت کی ابعاد ایک نقطے پر جمع ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ ناول ایک خاص لمحے میں گردش کرنے کے باوجود پوری زندگی کا ترجمان بن جاتا ہے۔ مثال کے طور پر جیمز جوائس کا ناول "یولی سس" چند گھنٹوں کا بیانیہ ہے لیکن اس میں زندگی کی تمام حدیں سمٹ گئی ہیں۔ ڈور تھی رچرڈسن کا ناول "پوٹھرووف" صرف ایک کردار کو منظر پر لاتا ہے لیکن یہ دراصل پوری زندگی کا سیر بین ہے۔ مارسل پروسٹ کے ناول "ری میمیرنس آف ٹھگس آف پاست" میں بھی تھوڑے سے وقت میں زندگی کا پورا سفر طے ہو جاتا ہے۔ ورجینیا وولف کا ناول "سزڈلاوے" ایک دن کا بیانیہ ہے لیکن شعور واضحی اس تنظیم کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے کہ ناول زندگی اور معاشرے کا عکاس بن جاتا ہے۔ خود دکھائی کی وجہ سے آزاد تلازمہ خیال کی تکنیکی بنیت زیادہ اہمیت رکھتی ہے چنانچہ جبر اللہ گولڈ نے اس پر بے ربطی اور انتشار کا الزام عاید کیا اور ٹیلیفون ڈائریکٹری کو انتخاب کی سختی کے باعث یولی سس سے بہتر فن پارہ قرار دیا۔ جبر اللہ گولڈ کی یہ رائے اس لئے قابل اعتنا نہیں کہ آزاد تلازمہ خیال میں ذہنی عمل پر کوئی شعوری یا خارجی پابندی عائد نہیں ہوتی اور زندگی کے حقائق اپنے فطری انداز میں لا شعور سے شعور کی سطح پر آتے چلے جاتے ہیں۔ ان سب کو فنکار کا تخلیقی عمل فن کی ڈوری میں مسلسل گوندھتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ قاری اس میں معنوی اور واقعاتی ربط تلاش کر لیتا ہے اور یوں اس میں تخلیقی حسن بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ آزاد تلازمہ خیال کی تحریک نے اکتھار کا ایک نیا طریق دریافت کیا۔ اور ناول کے محدود میدان میں انسانی زندگی، تاریخ اور تہذیب کا پورا رانگل پیش کر دیا۔ بیسویں صدی میں اس تحریک کے اثرات لمبے عرصے پر پھیلے ہوئے ہیں، چنانچہ کئی ناول نگاروں نے فلم کی ٹیکنیک کو ادب میں موسیقی اور شاعری کے سانچے سے ہم آہنگ کر کے ذہن کو جسامتی سطح پر متحرک رکھنے کی سعی کی۔

یا

تقسیم ہند کے بعد جب ایک نیا ماحول پیدا ہوا تو اردو ادب کے مزاج میں کئی بنیادی تبدیلیاں وقوع پذیر ہوئیں۔ پاکستان کا قیام انتہائی پر امن ماحول میں نہیں ہوا تھا۔ تصادم کی فضا جو ۱۹۳۰ء کے عشرے میں پیدا ہوئی، وہ پروان چڑھتی رہی اور جب دو آزاد مملکتیں وجود پا گئیں تو اسی کے ساتھ فسادات پھوٹ پڑے۔ یہ فسادات اپنے ساتھ آگ اور خون کی ہولی لے کر آئے جو پورے ہندوستان میں کھیلی گئی۔ دونوں طرف نقصان ہوا۔ قتل و غارت گری، لوٹ مار، عصمت دری اور اغوا کے ایسے ہولناک واقعات ہوئے جن کی کوئی اور مثال نہیں ملتی۔

ان تمام عوامل کا اثر ادب پر پڑنا لازم تھا۔ فسادات کا یہ ادب زیادہ دیر تک برقرار نہ رہ سکا۔ جذبات کا دریا اترا تو ایسی تخلیقات میں کمی واقع ہونے لگی جن میں فرقہ وارانہ تصادم کی کہانیاں تھیں لیکن تقسیم ہند کے عواقب و نتائج کا ذکر پاکستانی ادب کے رگ و پے میں اس طرح سرایت کر چکا ہے کہ آج بھی ہم اپنے ادب پر اس کے اثرات بخوبی دیکھ سکتے ہیں۔ تقسیم ہند سے محض فسادات کا ادب ہی پیدا نہیں ہوا، کچھ اور نئے عوامل بھی اس کا حصہ بنے۔ ہندوستان سے ہجرت کر کے آنے والے لوگوں کے ہاں وہ دکھ بھی اجاگر ہوا جو نقل مکانی کے باعث فطری طور پر ان کے اندر پیدا ہوا تھا۔

قیام پاکستان کے پیچھے برصغیر کے مسلمانوں کے وہ خواب پوشیدہ تھے جو ہندو اکثریت کی موجودگی میں تعبیر نہ پاسکتے تھے۔ توقع یہ تھی کہ پاکستان بننے کے بعد یہ خواب پورے ہوں گے مگر تقسیم ہند کے فوراً بعد کے سیاسی خلفشار نے ایسا ماحول پیدا کیا کہ سب خواب ابتر ہی میں چکنا چور ہو گئے۔ یہی وجہ ہے کہ تقسیم کے بعد فسادات کے ادب کے ساتھ ساتھ رازِ گمانی کا ایک عنصر بھی ہمیں اپنے شعر و ادب میں شامل دکھائی دے جاتا ہے۔

قیام پاکستان کے وقت تک ترقی پسند تحریک اپنے عروج پر تھی۔ یہ تحریک بنیادی طور پر سماجی انصاف کی تحریک تھی اور ایک غیر طبقاتی سماج کا خواب دیکھتی تھی۔ لیکن تقسیم سے قبل اس نے انگریزی سامراج کے خلاف جدوجہد کا بیڑا بھی اٹھا رکھا تھا۔ اب جب پاکستان بن گیا تو نئے مسائل کو ایک نئے زاویہ نظر کی ضرورت تھی۔ انگریزی سامراج رخصت ہو چکا تھا۔ سماجی انصاف اب بھی ایک بنیادی ضرورت تھی لیکن پاکستان میں رونما ہونے والے سیاسی خلفشار کے باعث ایک نیا عامل بھی پیدا ہو گیا تھا اور وہ عامل خود پاکستان کے وجود کا تحفظ تھا۔

(الف) مصنوعی ذہانت۔ اردو زبان کے لیے مواقع اور مشکلات (ب) اردو زبان کا وقار کیسے بلند کیا جائے؟ (ج) عہد جدید میں اردو غزل